

20406-دفعہ بجانے کے جواز کے مقامات

سوال

میرا سوال دفعہ کے متعلق ہے، میرے خیال کے مطابق یہ واحد موسیقی کا آلہ ہے جو حلال ہے، اور مسلمان اسے استعمال کر سکتے ہیں، میں نے کچھ ایام قبل میں نے پڑھا ہے کہ اس کے استعمال کے لیے کچھ حدود و قیود بھی ہیں مثلاً:

صرف اسے عورتیں ہی بجا سکتی ہیں، اور صرف عید اور خوشی شادی بیاہ کے موقع پر ہی بجا یا جاسکتا ہے، اس کے علاوہ حرام ہے، جہاں میں نے یہ کلام پڑھی ہے اس میں اس کی کوئی دلیل بیان نہیں کی گئی، تو کیا یہ ممنوعات صحیح ہیں، اور کیا اس کے علاوہ بھی کوئی ممنوعہ جگہ پائی جاتی ہے؟

پسندیدہ جواب

اول:

امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان روایت کیا ہے:

"میری امت میں کچھ لوگ ایسے آئیگی جو زنا اور ریشم اور شراب اور گانا بجانا حلال کر لینگے"

یہاں "المحر" سے مراد زنا ہے۔

تو یہ حدیث ہر قسم کے موسیقی کے آلات کی حرمت پر دلالت کرتی ہے، اور ان آلات میں دفعہ بھی شامل ہے۔

اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

"دفعہ حرام ہے، اور گانے بجانے والے آلات حرام ہیں، اور طبل یعنی ڈھول حرام ہے، اور بانسری حرام ہے"

سنن بیہقی (222/10).

لیکن کچھ ایسی احادیث وارد ہیں جو کچھ مواقع پر دفعہ بجانے کی اباحت پر دلالت کرتی ہیں، جو درج ذیل ہیں:

عید کے موقع پر۔

شادی بیاہ کے موقع پر۔

اور سفر سے واپس آنے والے شخص کی آمد کے موقع پر۔

اس کے دلائل یہ ہیں:

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس آئے تو اس وقت دو لڑکیاں منی کے ایام میں دفن بجاری تھیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا اوڑھ کر لیٹے ہوئے تھے، چنانچہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان دونوں لڑکیوں کو ڈانٹا اور منع کیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرہ سے کپڑا اتارا اور فرمانے لگے:

"اے ابو بکر! انہیں کچھ نہ کہو یہ عید کے دن ہیں، اور یہ منی کے ایام ہیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (944) صحیح مسلم حدیث نمبر (892)

ب ربيع بنت معوذ بن عفرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میری شادی کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور تیری طرح ہی میرے بستر پر بیٹھ گئے، تو ہماری چھوٹی بیٹیوں نے دفن بجانا شروع کر دی اور بدر کے موقع پر قتل ہونے والے میرے بزرگوں کا مرثیہ پڑھتے ہوئے ایک بچی کہنے لگی:

اور ہم میں وہ نبی ہے جو کل کی بات کا علم رکھتا ہے۔

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

"یہ بات نہ کہو، بلکہ اس سے پہلے جو باتیں کہہ رہی تھی وہ کسٹی رہو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4852).

ج بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک معرکہ میں گئے اور جب واپس آئے تو ایک سیاہ رنگ کی بچی آکر کہنے لگی:

اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے نذرمانی تھی کہ اگر آپ کو اللہ تعالیٰ نے صحیح رکھا تو میں آپ کے سامنے دفن بجائوں گی اور اشعار گاؤں گی۔

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا:

"اگر تم نے نذرمانی تھی تو پھر دفن بجالو، وگرنہ نہیں"

تو وہ دفن بجانے لگی، اور اسی اثناء میں ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں آگئے اور وہ دفن بجاری تھی، اور پھر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگئے تو وہ ابھی دفن بجاری تھی، اور پھر عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آگئے تو وہ دفن بجاتی رہی، اور پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ داخل ہوئے تو اس نے دفن اپنے سر میں کے نیچے چھپا کر اس کے اوپر بیٹھ گئی۔

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

"اے عمر! بلاشبہ شیطان تجھ سے خوفزدہ رہتا اور ڈرتا ہے، میں بیٹھا ہوا تھا اور یہ بچی دفن بجاتی رہی، اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو یہ دفن بجاتی رہی، اور پھر علی آئے تو بھی بجاتی رہی، اور پھر عثمان آئے تو بھی بجاتی رہی، اے عمر جب تم آئے تو اس نے دفن رکھ دی"

سنن ترمذی حدیث نمبر (3690) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی حدیث نمبر (2913) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

تو یہ احادیث ان تین مواقع پر دفن بجانے کے جواز پر دلالت کرتی ہیں، اور اس کے علاوہ کسی اور موقع پر دفن بجانے کا حکم اپنے اصل یعنی حرمت پر ہی قائم رہے گا، اور بعض علماء کرام نے اس میں توسیع کرتے ہوئے بچے کی ولادت اور ختمتہ کے موقع پر دفن بجانا جائز قرار دیا ہے، اور کچھ اور علماء نے اس میں اور وسعت کرتے ہوئے کہا ہے کہ جو بھی کسی خوشی کا موقع ہو

اس میں دفن بجائی جائز ہے، مثلاً مریض کی شفا یابی کے موقع وغیرہ پر۔

دیکھیں: الموسوعۃ الفقیہیہ (169/38)۔

لیکن بہتر یہی ہے کہ اسی پر اقتصار کیا جائے جو نص یعنی احادیث میں آیا ہے، اس کے علاوہ کسی اور موقع پر دفن نہ بجائی جائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔

دوم:

صحیح یہی ہے کہ صرف عورتیں ہی دفن بجاسکتی ہیں، اور مردوں میں سے اگر کوئی شخص دفن بجاتا ہے تو اس نے عورتوں کے ساتھ مشابہت کی، اور یہ کبیرہ گناہوں میں شامل ہوتا ہے۔

شیخ الاسلام رحمہ اللہ کہتے ہیں:

دین اسلام میں جو چیز ضروری اور لازمی معلوم ہوتی ہے اس میں یہ شامل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے کسی بھی صالح شخص اور امت کے عبادت گزار اور زاہد افراد کو اس بات کی اجازت نہیں دی کہ وہ جمع ہو کر تالیوں کی گونج میں یا پھر بانسری وغیرہ یاد دفن بجاکر کوئی اشعار اور نظم سنیں اور سنائیں۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی اجازت نہیں دی کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ اور کتاب اللہ الحکیم کو چھوڑ کر کسی اور طریقہ کی اتباع کریں، نہ تو باطن میں اور نہ ہی ظاہر میں، نہ کسی خاص شخص کو اور نہ ہی کسی عام شخص کو اس بات کی اجازت ہے۔

لیکن شادی کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کھیل کود اور گانے کی اجازت دی ہے، جس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو شادی یا ہا کے موقع پر دفن بجانے کی اجازت دی، لیکن مرد حضرات نہ تو دفن بجاسکتے ہیں، اور نہ ہی تالیاں بجاسکتے ہیں، بلکہ صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"عورتوں کے لیے تالی، بجانا، اور مرد کے لیے سجان اللہ کنسا ہے"

اور ایک دوسری حدیث میں فرمان نبوی ہے:

"مردوں سے مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت ہے، اور عورتوں سے مشابہت کرنے والے مردوں پر بھی لعنت ہے"

اور جب گانا اور دفن اور تالی، بجانا عورتوں کے کام میں شامل ہے تو مردوں میں سے ایسا کام کرنے والے شخص کو علماء کرام منٹ اور بیچڑے اور گویوں (بجانڈ) کا نام دیتے تھے، اور علماء کرام کی کلام میں یہ چیز مشہور ہے۔

دیکھیں: مجموع الفتاویٰ (566-565/11)۔

اور ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"قوی احادیث میں عورتوں کو اس کی اجازت ہے، اس لیے عورتوں سے مشابہت کی عمومی نبی اور ممانعت کی بنا پر ان کے ساتھ مردوں کو نہیں ملایا جاسکتا"

دیکھیں: فتح الباری (226/9).

اور شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"دف بجانے کی اجازت صرف عورتوں کے لیے خاص ہے، لیکن مردوں کے لیے دف استعمال کرنی جائز نہیں، نہ تو مرد اسے شادی کے موقع پر استعمال کر سکتے ہیں، اور نہ ہی کسی اور موقع پر، بلکہ مردوں کے لیے تو اللہ تعالیٰ نے لڑائی کے آلات کو سیکھنا مشروع کیا ہے، مثلاً نشانہ بازی، اور گھڑ سواری، اور دوڑ وغیرہ"

ماخوذ از: مجلۃ الجامعۃ الاسلامیۃ المدینۃ النبویۃ عدد نمبر (3) سال دوم محرم (1390ھ) صفحہ نمبر (185-186).

اور شیخ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

"رہا شادی کا مسئلہ تو اس میں دف کے ساتھ عام اشعار گانے مشروع ہیں جن میں حرام کی دعوت نہ ہو، اور نہ ہی کسی حرام کام کی مدح سرائی کی گئی ہو، اور پھر یہ رات کے حصہ میں صرف خاص کر عورتوں کے لیے ہو اس میں عورتیں ہی یہ اشعار پڑھیں، نکاح کے اعلان اور نکاح و سفاح و زنا میں فرق کرنے کے لیے، جیسا کہ صحیح احادیث میں اس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثبوت ملتا ہے"

ماخوذ از: التبرج و خطرہ. (کتاب: بے پردگی اور اس کے خطرات).

واللہ اعلم.